قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا ... مقاماً محمودًا ... میں بھی اک نورانی چشمہ کے ...

# الفضل

خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنیکے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷)

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

چندہ غیر ممالک سے
سات روپیہ (۷ ؎)

چندہ مقامی
خریداران (۴ ؎)

جلد ۲ | مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۴ء | مطابق | ۲۸ شوال ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۴۱

## مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ چونکہ عشاء سے بارش ہو رہی تھی۔ اور سردی میں بعض کے تنزل کے بڑھ جانے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے خدام جمعہ کے لئے مسجد مبارک میں جمع ہو گئے جہاں حضور نے خود خطبہ پڑھا۔ اور قریباً ایک گھنٹہ تک وہ وہ نکات معرفت بیان فرمائے۔ کہ تشنہ کامان بادۂ عرفاں سیراب ہو گئے۔

دار العلوم والوں نے مسجد نور میں جمعہ پڑھا۔

۲۔ حضرت خلیفۂ اول کی قبر پر کتبہ کا سامان کر دیا گیا ہے۔

## تازہ خبریں

ہندوستانی بیاہ یا کالا اک وغیرہ جو جنگ یورپ میں بھیجے گئے۔ انہیں معرفت ریڈ منی یا سٹر بھی معرفت ... بھیجا ...

ایک جرمن جنگی جہاز ... جرمن جنگی کروزر ایمڈن جس نے خلیج بنگال میں پانچ جہاز غرقاب کر دئیے ہیں اب تک انگلستان میں ایک جزیرہ کے نیچے چھپا رہا۔ ... روز متواتر سمندر میں آوارہ گردی کرتا رہا۔ غرق جہازوں کے چار سو خلاصی اور ملاح اتار کر امریکن جہاز گنگا پر چڑھا دئیے۔ اور ایک یونانی جہاز کو جس پر کوئلہ اور سامان خوردنی تھا مقید کر کے ایمڈن اپنے ساتھ لیگیا۔ ... نامی جہاز کو نہیں ڈبویا کیونکہ اس میں امریکن ... کا مال تھا۔ جنگی سامان لے لیا۔ خوردنی اشیاء نہیں لیں۔

روسی فوج کی حالت۔ جنرل رینن کیمف کی فوج کے شرقی پروشیا میں نہایت عجلت کے ساتھ زبردست پیشقدمی کرنے اور آسٹریا کی ۱۰ لاکھ فوج سے شکست کھانے کی وجہ سے جرمنوں کی مغربی سرحد ... میں بہت سی فوج اس طرف لانی پڑی جو ۲۶۔ اگست سے ۷ ستمبر تک آتی رہی۔ اسکے بعد جرمنوں نے ماسورین علاقہ کی جھیلوں اور جنگلوں اور دلدلوں کی راہ سے جنکا انہیں پہلے سے علم ہے پیر جمایا۔ کئی لڑائیوں کے بعد جن میں دشمن کا بہت سا نقصان ہوا۔ روسی فوج نہایت جانبازی سے جنرل رینن کیمف کی فوج کو بچا لیا۔ اور دشمن کی پیشقدمی روک دی۔ آخر ہمارا جنرل فوج کو معہ تمام توپخانہ اس شکست سے سلامتی کے ساتھ پیچھے ہٹا لایا۔

سرویا اور آسٹریا۔ ایک لاکھ سرویا کی کامیابی کے ساتھ جارحانہ کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔ سرویوں نے دیشں گراڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔

جاپان کی کامیابی۔ جاپانی رسالہ نے چین کی ... کے بعد مقام ... پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپانیوں کا ہراول کیاؤ چو میں پہنچ گیا ہے۔

جرمنی کی دھمکی چین کو۔ جرمن ایجنٹ نے گورنمنٹ چین کو اطلاع دی ہے کہ جاپانی پلٹن کو سرزمین چین پر اترنے کی اجازت دینے سے ... کی جو خلاف ورزی کی ہے اسکا معاوضہ وصول کرنے کا جرمنی کو حق حاصل ہے۔

جرمنی اور بلجیم۔ لنڈن ۱۸ ستمبر کل مقام ... کے قریب ... کی جلد بازی والی توپخانہ دستوں کے مقابلہ میں جرمن دستوں نے سخت نقصان اٹھایا۔ ... کی فوج کو ... کی ...

مسودہ یونیورسٹی ملتوی ۔ ہائی ترمیم کے لئے جو مسودہ ۱۶ ستمبر کے اجلاس امپیریل کونسل میں پیش ہونے کا تھا وہ بالفعل ملتوی ہوگیا ہے ۔

چینی کا نذرانہ ۔ کانپور کی بیگ سدرلینڈ کمپنی نے فوجی سپاہیوں کے استعمال کی غرض سے چینی کے دس ہزار بورے نذر کئے ہیں۔ اور اولن ملز کانپور نے ملٹری ریلیف فنڈ میں ۵ ہزار روپیہ دیا ہے ۔

چمڑا روانہ ہوسکے گا ۔ گورنمنٹ ہند نے پیشتر ممالک غیر میں چمڑا جانے کی ممانعت کردی تھی۔ لیکن اب اطلاع دی ہے۔ کہ برطانیہ اعظم فرانس اور روس کو چمڑا بھیجا جاسکتا ہے۔

روسیوں کی پسپائی ۔ لنڈن ۱۴ ستمبر ۔ سرکاری اطلاع شائع کی گئی ہے۔ کہ جنرل راینن کے میسرہ پر دشمن کے ایک بہت بڑی جمعیت کے ساتھ پیشقدمی کرنے سے جو ۱۰ ستمبر کو عمل ہوا ۔ انہیں پسپا ہونا پڑا ۔

روسیوں کی کامیابی ۔ آسٹریا کی اصلی فوج کے محاذ پر جو روسی سپاہ تھی ۔ اس نے دریائے سان کو عبور کرکے [illegible] کے قریب تیس توپیں ۵ ہزار سپاہی اور ذخائر کی کثیر مقدار گرفتار کرلی ۔ جنرل رچ بلاف نے آسٹرویوں کے گذشتہ شدید حملہ کو پسپا کرتے ہوئے بہت سی توپیں اور قیدی گرفتار کئے ہیں ۔

جرمنوں کا سرکاری بیان ۔ جرمنی کے جنرل سٹاف نے اعلان کیا ہے ۔ کہ ہمارے میمنہ پر متعدد شدید لڑائیاں وقوع میں آئی ہیں۔ مگر ان کا کچھ فیصلہ نہیں ہوا ۔ فرانسیسیوں نے ہماری لائینوں کے چیرنے کی کوشش کی ۔ مگر ناکام رہے ۔ دیگر مقامات پر کسی قسم کی تبدیلی وقوع میں نہیں آئی ۔

جرمن کروزر کی غرقابی ۔ دشمن کی آبدوز کشتیوں نے جرمن کروزر ہیلا کو بتاریخ ۱۳ ستمبر غرق کردیا ۔ علاوہ جہاز کے اکثر آدمی بچائے گئے ۔

جنوبی افریقہ میں معرکہ ۔ افریقہ کی پیادہ نے سخت معرکہ کے بعد ڈرمیاڈ جرمن جنوب مغربی افریقہ کے جنوب میں [illegible] کی ندی پر اہم جنگی مورچوں پر قبضہ کرلیا ہے (ریٹر) جنوبی افریقہ کی سوار اور انفنٹری نے جرمن پیادہ جو دریائے اورینج کے ایک گھاٹ پر قابض تھی [illegible]

## سرویا اور آسٹریا کی جنگ

۱۵ ستمبر ۔ آسٹروی سملن سے نہایت سرعت کے ساتھ بھاگ گئے ۔ اور بہت سا سامان حرب و رسد پیچھے چھوڑ گئے ۔

سرویوں نے دریائے سیو اور دریائے ڈرینا کے زاویہ میں آسٹرویوں کو سخت شکست دی ۔ ۹۰ ہزار قیدی اور بہت سی ہوٹزرز میدانی اور جلد چلنے والی توپیں ان کے ہاتھ آئیں ۔

## جرمنی اور بلجیم

فیلڈ مارشل وان ڈر گولٹز کل بہ انتظام حفاظت انٹورپ گئے ۔ اور انہوں نے بلجیم گورنمنٹ کے روبرو تجاویز پیش کیں ۔ مگر اس نے ان کو منظور کرنے سے انکار کردیا ۔

امسٹرڈم (ہالینڈ) کی خبر ہے ۔ کہ جرمن کا تیسرا اور نواں جیش جو فرانس کی طرف جارہے تھے ۔ بلجینوں کے شدید حملہ کی وجہ سے عجلت کے ساتھ بلجیم کی واپس آگئے ۔

فوج پھر ملوں میں داخل ہوگئی ہے ۔ اور دشمن نے جسے گذشتہ چند روز کی لڑائی میں سخت نقصان پہنچایا ہے کسی قسم کی مزاحمت نہیں کی ۔

## جرمن پسپائی کی تفصیل

پیرس کے دروازہ پر پہنچ کر جب جرمن سپاہ کو پیچھے ہٹنے کا حکم ملا ۔ تو انہیں سخت مایوسی ہوئی ۔ دو دن کی تلاشی سے جو خطوط دستیاب ہوئے ۔ ان سے پایا جاتا ہے ۔ کہ جرمن سپاہیوں کا عام خیال تھا ۔ کہ ہم پیرس میں عنقریب داخل ہونے والے ہیں ۔ مارن کے شمال کی طرف گھنے جنگلوں میں کثیر آوارہ جرمن سپاہی پائے گئے اکثر دو روز سے بھوکے تھے ۔ دشمن کی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں اطاعت قبول کرنے پر آمادہ معلوم ہوتی تھیں عام حالت بظاہر ہماری سپاہ کے لئے نہایت مفید معلوم ہوتی ہے ۔ دشمن نے جن مقامات پر قبضہ کیا تھا ۔ ان کو بہت وحشیانہ نقصان پہنچایا اور مال و اسباب کو ناحق تباہ کردیا ۔ تصویریں پھاڑ ڈالی گئیں ۔ اور مکانات کو لوٹ لیا گیا ۔ غرض جرمنوں نے باشندوں کے ساتھ بہت بدسلوکی کی ہے ۔

جرمن ہوائی جہازوں کے نمودار ہونے پر فوراً ہمارے دو دو ہوائی جہاز دشمن کے ایک جہاز پر حملہ کرنے کے لئے چڑھ جاتے ہیں ۔ اسطرح اب تک ۵ جرمن ہوائی جہاز فیر کرنے کے بعد زمین پر لائے جاچکے ہیں ۔ گویا ہم نے کسیقدر ہوائی اقتدار بھی قایم کرلیا ہے ۔

لنڈن ۱۵ ستمبر کا تار ہے ۔ کہ پیرس میں اس مضمون کی اطلاع شائع کی گئی ہے ۔ کہ ۱۲ کو ہمارے میسرہ کی طرف سے دشمن نے دریائے این پر کمپیں اور سواسن کے مابین مورچے تیار کئے ۔ مگر انہیں چھوڑ کر پسپا ہونا پڑا ۔ جرمن ایمنز سے پیرون اور سینٹ کوئنٹن کی طرف پیچھے ہٹ گئے ہیں ۔ ریمز کے عقب میں بھی دشمن نے مدافعت کا سامان کر رکھا تھا ۔ مگر وہاں قایم نہ رہ سکا ۔ ارگان سے دشمن شمال کی طرف ہٹ کر بلنوی اور ٹرائیکورٹ کے جنگل سے بھی پرے پہنچ گیا ہے ۔ اور ہمارے میمنہ پر وہ نینسی سے وابجیس تک عام طور پر پیچھے ہٹ گیا ہے ۔ اور حقیقت یہ ہے ۔ کہ کل شام تک دشمن نے اسطرف کے فرانسیسی علاقہ کو بالکل خالی کردیا ہے ۔

## جرمن جم کر لڑنے والے ہیں

لنڈن ۱۵ ستمبر کا تار ہے ۔ ہمارا میسرہ ہر ایک مقام پر دشمن کے عقبی گارڈ بلکہ بعض جگہ دشمن کی اصل فوج سے ملا رہتا ہے ۔ ہماری فوج پھر ایمینز میں داخل ہوئی ہے جسے دشمن خالی کر گیا تھا ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ دشمن دریائے این کے محاذ پر جم کر لڑنے کا ارادہ رکھتا ہے ۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وسطی حصہ میں ریمز کے شمال اور شمال مغرب کی گھاٹیوں پر بھی مقاومت کرنا چاہتا ہے ۔ علاقہ ارگان اور میوز کے درمیان جرمنوں کی پسپائی جاری ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الفضل

قادیان دار الامان - ۲۰ - ستمبر ۱۹۱۴ء

## گورنمنٹ برطانیہ اللہ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے

تاریخ ہند کے ان آخری ابواب پر جن میں عہد مغلیہ کا انحطاط اور سکھوں کے عروج و زوال کے عبرت آموز واقعات درج ہیں۔ نظر رکھنے والے لوگوں سے پوشیدہ نہیں کہ موجودہ اور اس زمانہ میں کس قدر تفاوت اور فرق ہے۔ وہ زمانہ اگر رنج والم مصائب اور آلام سے مملو تھا تو آج ہر ایک قسم کے آسائش اور آرام آزادی اور اطمینان کا دور دورہ ہے اس وقت اگر رعایا ہر گھڑی ترساں اور ہراساں رہتی تھی تو آج ہر طرح سے مطمئن اور شاد ہے۔ اس وقت اگر کوئی اپنے مال اور اسباب کو زمین دوز حجروں میں چھپاتا تھا۔ تو آج سر بازار بڑے فخر سے آشکارا کرتا ہے اس وقت اگر کوئی اپنی عزت و آبرو کی پاسبانی نا ممکن اور محال سمجھتا تھا۔ تو آج وہ اس طرف سے بالکل بے فکر اور بآرام ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اب ہمارے سروں پر اس گورنمنٹ کا سایہ ہے جو عدل و انصاف کی پابند انسانی ہمدردی کی زندہ تصویر اور رعایا کے آرام و آسایش اور جذبات کی نگہداشت کرنیوالی ہے۔ اور جس نے رعایا کی ہر قسم کی ترقی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اسلئے جہاں وہ گذشتہ دور جس کا نقشہ مختصر الفاظ میں اوپر کھینچا ہے قہر الٰہی اور غضب خدا کے نام سے پکارا جاتا ہے وہاں موجودہ دور حکومت فضل الٰہی اور بخشش کردگار کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہم نے اس عہد میں زندگی کے ہر شعبے میں جس قدر آرام اور آسایش حاصل کیا ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی پیشتر ازیں کبھی اہل ہند کو نصیب نہیں ہوا۔ سلطنت برطانیہ کا اہل ہند سے تعلق شروع سے مربیانہ شفقت کو لئے ہوئے رہا ہے۔ اس نے ہندوستان کو بیچارگی اور کس مپرسی کی حالت سے نکالکر ترقی کی شاہراہ پر ڈالدیا ہے اسلئے اہل ہند کے دلوں پر انگلستان کے تمام احسانات نقش فی الحجر ہیں۔ اور اگر ان تمام احسانات کا ذکر کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنجاتی ہے۔ تجارت و زراعت کی سرسبزی علوم و فنون کی ترقی آرام و آسایش کی فراوانی تہذیب اور تمدن کی افزونی کے علاوہ برطانیہ کی ایک بہت بڑی اور عظیم الشان خصوصیت یعنی مذہبی آزادی کے فضائل اور برکات بیان کرنے کے لئے بھی ایک بڑے حجم کی ضرورت ہے۔ لیکن ایک مختصر آسان طریق جو ایک کو دوسرے پر فوقیت اور برتری عطا کرتا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کی قدر اور قیمت اس وقت معلوم ہوتی ہے جبکہ اس کا مقابلہ اسکے اضداد سے کیا جائے۔ ہم اسی اصل کے مطابق گورنمنٹ انگلشیہ کو پرکھتے ہیں۔ اس وقت دنیا کے تختہ پر اور بھی ایسی حکومتیں ہیں جو اپنی رعایا کے ساتھ حسن سلوک کی مدعی ہیں۔ لیکن ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ انگریزی حکومت کے سوا اور کوئی ایسی حکومت نہیں ہے جو کہ اپنی رعایا کے سود اور بہبود کے لئے اس درجہ کوشاں ہو اور وہ چاہتی ہو کہ اس کی غیر ملکی رعایا ترقی کر کے اسکے برابر ہو جائے۔ یورپ کی دوسری حکومتوں میں رنگ اور نسل کے تعصب کے علاوہ مذہبی مناقشات اور کدورتیں اس قدر بھری پڑی ہیں کہ جو عدل و انصاف پر پردہ ڈال دیتی ہیں چنانچہ عیسائیت کے فرقوں میں ہی بعض اوقات ایسے جنگ و جدال واقع ہو جاتے ہیں جو کہ انسانی شرافت اور تہذیب کو شرمندہ کرنے کے موجب ہوتے ہیں۔

ہم گورنمنٹ انگلشیہ کی مذہبی آزادی اور اس پہلو میں ہر ایک مذہب سے غیر جانبداری کی نظیر اور کہیں نہیں پاتے یہی وجہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ اس گورنمنٹ کو اپنے لئے خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل سمجھتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کا بنیادی پتھر اسی گورنمنٹ کے عہد میں رکھا ہے اور اسی کی وجہ سے ہمیں ایسے ذرائع اور وسائل حاصل ہوئے ہیں جو کہ ہماری ترقی اور کامیابی کا باعث ہوئے ہیں اور جن کا مہیا ہونا کسی اور سلطنت میں ناممکن تھا۔ اس وقت ہم ان نادر الوجود ذرائع میں سے جو کہ ہمیں صرف سلطنت برطانیہ کے طفیل حاصل ہوئے ہیں صرف ایک کا ذکر کرتے ہیں جو کہ English language یعنی انگریزی زبان ہے جس کی وجہ سے ہم تمام دنیا میں اپنے مشن کی اشاعت کر سکتے ہیں اسکے مقابلہ میں دنیا میں کوئی ایسی وسیع التفہیم اور کثیر الاشاعت زبان نہیں ہے جو کہ دنیا کے اکثر حصہ پر کسی بات کے پہنچانے کا باعث ہو سکے۔ ہمارے مبلغ انگریزی کی قابلیت پیدا کرنے کے بعد ہر ملک میں بڑی آسانی اور کامیابی سے تبلیغ کر سکتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات کو پہنچا کر وما علینا الا البلاغ المبین کے فرض سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ایک تو سلطنت انگلشیہ کے علاقے اور مقبوضات بہت وسیع ہیں دوسرا ہر ایک ملک اور سلطنت اس سے اپنے تجارتی اور اقتصادی تعلقات رکھتی ہے اسلئے ہر ایک ملک کی علمی دنیا میں انگریزی زبان ایک خاص عزت اور قدر کے قابل سمجھی جاتی ہے اور ہر ایک ملک میں اسکے سمجھنے اور جاننے والے پائے جاتے ہیں کیا سلسلہ احمدیہ کے لئے خدا تعالیٰ کی یہ خاص تائید اور مدد نہیں ہے کہ اس نے ایک ایسی زبان کے لئے سامان مہیا کر کے اس سے احمدیوں کو فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کے کسی خاص ملک یا خاص قوم یا خاص علاقہ کے لئے مبعوث ہو کر نہیں آئے تھے بلکہ اپنے آقا اور ہادی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح تمام دنیا کیلئے نبی اور رسول تھے اسلئے ضرور تھا کہ آپکے ارشادات اور احکامات کی اشاعت کے لئے ایسے وسائل مہیا ہوتے جو کہ تمام دنیا کیلئے مفید ہو سکتے۔ اور ہر ایک سعید اور پاک روح فائدہ اٹھا سکتی اور کسی بدبخت اور شقی القلب انسان کو یہ کہنے کا موقع نہ ملتا کہ مجھے کسی نے سیدھی راہ نہیں دکھائی اور کوئی ایسا ہادی اور راہنما نہیں ملا جس کا میں دامن پکڑ کر ضلالت اور گمراہی کے گڑھے میں گرنے سے بچ سکتا الحمد للہ کہ سلسلہ احمدیہ کی نشو ونما اس گورنمنٹ کے زیر سایہ ہوئی جس میں یہ سب کچھ میسر تھا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ کرکے تمام شاہان عالم تک پہنچایا اور انکو اسی زبان کے ذریعے مطلع کیا کہ خدا تعالیٰ کا فرستادہ۔ دنیا کا نجات دہندہ گمراہوں اور سیدھی راہ سے بھٹکے ہوؤں کا ہادی۔ بیماروں کو شفا دینے والا مُردوں کو زندہ کرنیوالا۔ خاک کے پتلوں کو آسمان کی سیر کرانیوالا مسیح آگیا ہے جس کو اپنی عاقبت کی فکر اور عقبیٰ کا ڈر ہو وہ اسکے دامن شفقت کو پکڑے ورنہ انکار کی صورت میں منکروں کا وہی انجام ہوگا جو کہ آجتک تمام انبیاء کے منکرین کا ہوتا آیا ہے تو ہم نے دنیا پر انگریزی زبان کے ذریعے حجت پوری کر دی ہے اور آئندہ بھی اسکے ذریعہ بہت کچھ ابلاغ حق کی خدمت ادا کر سکتے ہیں۔ اسلئے ہم سلطنت انگلشیہ کی وسعت اور ترقی کے دعاگو ہیں کیونکہ انکی ترقی کے ساتھ ہمارے مشن کی ترقی اور وسعت وابستہ ہے جسقدر بھی انگریزی زبان ...

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ

# تصدیق المسیح

اللہ تعالیٰ کا زبردست نشان اس صفائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومن ٹھوڑیوں کے بل سجدوں میں گر گر اپنے مولیٰ کے حضور سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا پڑھ رہے ہیں۔ مگر وہ جن کے دلوں میں زیغ ہے اور جن کو خشیت الٰہی سے بہت کم حصہ ملا ہے۔ اسمیں اعتراضات کی گنجائش تلاش کرتے ہوئے سرکشی و طغیان میں اور بھی بڑھ رہے ہیں چنانچہ ایک غیر احمدی لکھتا ہے کہ پیشگوئی زلزلہ کی تھی نہ کہ جنگ کی۔ کاش یہ معترض اس نظم ہی کو دیکھ لیتا جسمیں ان موجودہ واقعات کا نقشہ صفحہ قرطاس پر کھینچ کر رکھ دیا گیا ہے۔ اس کا پہلا شعر تو یہ ہے۔

اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائینگے دیہات و شہر و مرغزار

یعنی ایک نشان کی امید دلائی گئی ہے۔ سو سوال تو یہ ہونا چاہیئے کہ وہ نشان ظاہر ہوا ہے یا نہیں نہ یہ کہ وہ نشان جنگ کی صورت میں کیوں ظاہر ہوا۔ زلزلہ کی صورت میں کیوں نہیں ظاہر ہوا۔ کیونکہ امام ہمام نے تو صاف فرمادیا ہے

اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسمان حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار

پس بتاؤ کہ آیا یہ نمونہ قہر کا ہے یا نہیں اور آسمان نے اپنی کٹار کھینچ کر حملہ کیا ہے یا نہیں۔ ان سوالات کے جواب میں آپ کا اعتراض حل ہو جائیگا۔ پھر میں آپ کو قرآن مجید سے دکھاتا ہوں کہ جنگ کے شدائد و اہوال پر زلزلہ کا اطلاق ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ احزاب رکوع ۲ دوم

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا۔ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ○

ہجرت کے پانچویں سال غزوہ خندق کا واقعہ پیش آیا۔ بنو نضیر کے بہکانے سے تمام عرب خصوصاً مکہ اور قبیلہ غطفان کے لوگ دس ہزار کی تعداد میں مدینہ پر چڑھ آئے۔ اور محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ ایک مہینہ تک رہا۔ ایسی مصیبت کے وقت کا نقشہ قرآن مجید نے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ اور فرمایا کہ اسوقت اوپر سے بھی دشمن چڑھ آیا اور نیچے سے بھی۔ اور جب آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ دل حلق کو آگئے۔ اور مومن زلزلے میں لائے گئے۔ اب دیکھو وہاں کوئی زلزلہ یعنی بھونچال تو نہیں آیا تھا بلکہ شدائد و اہوال جنگ کا نام زلزلہ رکھا۔ اور یہ قرآن مجید کی عام اصطلاح ہے۔ پارہ دوم رکوع ۱۰ میں بھی حد سے بڑھی ہوئی مصیبت کا نام زلزلہ ہی رکھا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:-

مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۔

دیکھئے اس آیت میں سختی اور تکلیف سے زلزلہ کی تفسیر بھی کر دی ہے۔ اور در منثور والا لکھتا ہے۔ فهذا هو البلاء والنقص الشديد ابتلى الله به الانبياء والمومنين قبلكم ليعلم اهل طاعته من اهل معصيته۔ یعنی اس سے مراد وہ دکھ سے بھری ہوئی بلا ہے جس میں اللہ تعالیٰ انبیاء اور مومنین کو اہل طاعت و اہل معصیت کی تمیز و تمحیص کے لئے مبتلا کیا کرتا ہے۔ اور لغت کی کتابوں میں بھی یہی لکھا ہے۔ چنانچہ منجد میں ہے۔

وکلمہ بلازل الشدید الحمی والاهوال

اور صراح میں ہے۔ زلازل سختی ہا (ص ۳۸۲) پس بعد ان شواہد کے مجھ اور کسی ثبوت کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مگر میں خدا کے فضل سے حدیث کی کتب میں بھی دکھا سکتا ہوں۔ کہ زلزلہ یا زلازل۔ مصائب و نوائب و شدائد و اہوال کے معنوں میں آیا ہے۔ مثلاً نجد کے بارہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ هنالك يا عند ذالك الزلازل۔ اور ایک مقام پر فتن کے ساتھ فرمایا۔ يكثر الزلازل۔ قرآن و حدیث کے اس محاورہ کو مد نظر رکھ کر کوئی مومن مسلم تو یہ اعتراض نہیں کر سکتا کہ مسیح موعود نے پیشگوئی زلزلہ کی شائع کی اور وہ نکلی جنگ۔ کیونکہ نہ صرف آسمانی کتب میں بلکہ زبان عرب کے محاورہ کے لحاظ سے بھی زلزلہ کا اطلاق جنگ اور اس کے شدائد و اہوال پر ہوا ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر اور بات یہ ہے کہ خود حضرت مسیح موعود نے قبل ظاہر ہونے اس پیشگوئی کے فرمادیا ہے کہ زلزلہ سے مراد آفت شدیدہ بھی ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ وہ کس رنگ میں ظاہر ہوگی۔ دیکھو براہین حصہ پنجم

"ظاہر وحی الٰہی میں زلزلہ کا لفظ ہے مگر ایسا زلزلہ جو نمونہ قیامت کا ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ اور یہ کہ اس سے ہزارہا مکان گرینگے (پس اس والوں سے اس کی تصدیق کرو) کئی بستیاں نابود ہو جائیں گی۔ اور اس کی نظیر پہلے زمانہ میں نہیں پائی جائے گی اور ناگہانی طور پر ہزارہا آدمی مر جائیں گے۔ اور ایسا واقعہ ہوگا جو پہلے کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہوگا۔ پس اس رنگ میں مکانوں کا گرنا اور ہزاروں لوگوں کا ایک دفعہ مر جانا اور ایک خارق عادت امر ظاہر ہونا اصل مقصود پیشگوئی ہے"۔

پھر فرمایا:-

"خدا تعالیٰ کے کلام کے ساتھ ادب اسی بات کو چاہتا ہے۔ کہ ہم اصل مقصود کو جو ایک خارق عادت امر ہے اور معجزہ ہے مد نظر رکھیں۔ اور زلزلہ کی کیفیت میں دخل نہ دیں۔ کہ وہ کس طرح کا ہوگا اور کس رنگ کا ہوگا"۔

پس جب پیشگوئی کرنے والا خود اپنی پیشگوئی کی تشریح ان الفاظ میں فرما چکا ہے۔ تو کسی معترض کو حق نہیں پہنچتا۔ کہ زلزلہ کو بھونچال کے معنوں میں مخصوص ہونے پر زور دے۔ آخر میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اصل پیشگوئی جس کی موجودہ جنگ کے واقعات تصدیق کرتے ہیں۔ وہ تو یہ ہے:-

"کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں"

اس مصرعہ میں نہ تو زلزلہ کا لفظ ہے نہ بھونچال۔ بلکہ کھلے کھلے الفاظ میں بحری طاقتوں کی نبرد آزمائی کی خبر ہے۔ اب کسی کو کیا مجال ہے۔ کہ اعتراض کر سکے۔ خدا کا نشان پورا ہو چکا ہے۔ اب ایمان لاؤ۔ اور اجر پاؤ +

**آزادی۔** ایک روزانہ اخبار لاہور سے شائع ہوتا ہے جو سول اور زمیندار (جنہیں براہ راست رائٹر کے تار پہنچتے ہیں) کے بالعموم بار بار تازہ خبریں دیتا ہے۔ ہندو مسلم خدمات کا خیال رکھتا ہے۔ چندہ سالانہ بالکل واجبی یعنی للعہ روپیہ سالانہ

# جنگ کے متعلق دلچسپ نوٹ

## جہاز رانوں کو احتیاط

ہیلی گولنڈ ہرگلس ہیون ۔ بورکم اور دریائے ویسر ۔ جلبو ۔ اور ایلب کے دہانوں کے متصل سرنگیں بچھی ہوئی ہیں ۔ جرمنی کے شمالی ساحل پر جو روشنی کا جہاز تھا ۔ وہ بندر میں ہٹا لیا گیا ہے ۔ اسی طرح آسٹریا کے بحری علاقہ میں بھی جہاز رانی غیر محفوظ ہو گئی ہے ۔ اٹلی نے بنادر سپینزیا ٹارنٹو اور وینس کے قریب سرنگیں بچھا رکھی ہیں ۔ ٹرکی کفس اور قسطنطنیہ کے مابین سرنگیں بچھا دینے کی اطلاع دیتی ہے ۔ نیز یہ کہ باسفورس اور ڈارڈنلز کے منارات روشنی اب روشن نہیں کئے جاتے ۔ روس نے خلیج ریگا میں سرنگیں چھوڑ دی ہیں ۔ ہالنڈ ناروے اور ڈنمارک نے بھی اہم گذرگاہوں میں سرنگیں ڈال رکھی ہیں ۔ اور آنے جانے والے جہازوں کو محتاط رہنے کی تاکید کر رہے ہیں ۔

## لارڈ کچنر کا رعب

لنڈن کے ایک کارخانہ نے صیغہ جنگ کو سامان کی مقدار عظیم بہم پہنچانے کا ٹھیکہ لیا ہے ۔ اقرار نامہ کے مکمل ہو جانے پر انجمن مزدوریں کے ایک اہلکار نے آکر کہا ۔ کہ کاریگروں کی تنخواہ بڑھا دو ۔ ورنہ وہ کام چھوڑ دیں گے مالک نے کہا ۔ اب یہ ناممکن ہے ۔ میں اقرار نامہ دے چکا ہوں اور مال کی قیمت نہیں بڑھائی جا سکتی ۔ اہلکار باز نہ آیا ۔ مالک نے محکمہ جنگ کو ٹیلیفون دیا تو خود لارڈ کچنر پہنچ گئے اہلکار نے انہیں نہ پہچانا ۔ اور برابر اصرار کرتا رہا ۔ لارڈ کچنر چپکے سنتے رہے ۔ اور بالآخر فرمایا ۔ اگر تم ایک گھنٹہ کے اندر لنڈن سے باہر نہ نکل گئے ۔ تو تم کو گولی سے مروا دیا جائے گا ۔ میرا نام کچنر ہے ۔ یہ سنتے ہی وہ آدمی رفوچکر ہو گیا ۔

## عرب ہماری گورنمنٹ کے ساتھ ہیں

لاہج کے سلطان اور عدن کے عقبی علاقہ کے کئی دیگر شیوخ نے وفاداری کا اظہار کر کے حاکم عدن کو لکھا ہے ۔ کہ وہ انگلستان کی مدد کو ہر طرح سے تیار ہیں حتیٰ کہ قبیلہ بیسی بھی جو تجارتی قافلوں کو بے طرح تنگ کرتا رہتا ہے ۔ انگلستان کے دشمنوں کے ساتھ لڑنے پر آمادہ ہے ۔

المؤید لکھتا ہے ۔ کہ ہم مسلمانان مصر انگلستان کے سچے دوست اور مخلص جان نثار ہیں ۔ اور کوئی قوم انگریزوں جیسا نیک سلوک مسلمانوں سے نہیں کر رہی ۔ پرچہ شعب جو ان کی بناراضی تردید کرتا ہے ۔ کہ ان کا میلان جرمنی کی طرف ہے ۔

## کامل روسی فتح

آسٹروی لشکر کے تین سو افسر ۲۰ ہزار سپاہی اور چار سو توپیں ضائع ہوئیں ۔ اور دوسرے آسٹروی لشکر کے پانسو افسر ستر ہزار سپاہی ۔ ایک اور مراسلہ مظہر ہے کہ روسی اب تک ایک لاکھ آسٹروی پکڑ چکے ہیں ۔ اور خبر ہے ۔ کہ روسی فوج اب ویانا پر بڑھ رہی ہے ۔ آسٹریا کا صوبہ گالیشیا میں ۱۷ دن سے جو لڑائی ہو رہی ہے ۔ وہ اب خاتمہ کے قریب پہنچ چکی ہے ۔ دشمن کی تعداد دس لاکھ آدمیوں سے زیادہ تھی ۔ اور ان کے پاس اڑھائی ہزار توپیں تھیں ۔ بھگوڑے آسٹریوں کا تعاقب جاری ہے ۔

## ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کی تقریر کا خلاصہ

ہز آنر نے فرمایا ۔ کہ ریلیف فنڈ میں جو چندہ جمع ہو رہا ہے ۔ وہ مصیبت زدگان جنگ کی امداد میں صرف کیا جائیگا ۔ اس لئے اس باب میں کسی شخص پر کوئی جبر نہیں ۔ جس کا جی چاہے ۔ کار خیر میں حصہ لے ۔ گرانی اشیاء کے متعلق فرمایا کہ اب معتدل نرخ کی تعیین کا انتظام کیا جائیگا ۔ میونسپل کمشنروں نے بھی اس کام میں امداد دینے کے علاوہ ہز آنر سے یہ درخواست کی ہے ۔ کہ ہندوستان کا غلہ باہر نہ جانے پائے اس کے متعلق بھی ہز آنر نے مناسب کارروائی کرنے کا وعدہ کیا ۔ اور ارشاد فرمایا ۔ کہ عام الناس کو نوٹوں کا روپیہ حاصل کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی ۔ عام کارخانے بھی برابر جاری رہیں گے ۔ تاکہ مزدوری پیشہ جماعت کا بڑا حصہ بیکار نہ ہو جاوے ۔ ہز آنر نے آخر میں یہ بھی فرمایا ۔ کہ اگر اس جنگ کے موقعہ سے فائدہ اٹھا کر مقامی صنعت و حرفت کو ترقی دی جا سکے گی ۔ تو ہم اس سے بہت خوش ہوں گے ۔

## خلیج بنگال میں پانچ انگریزی جہازوں کی غرقابی

بنگال گورنمنٹ نے یہ بیان شائع کیا ہے ۔ کلکتہ خبر پہنچی ہے ۔ کہ جرمنی کے ہلکے کروزر ایمڈن نے خلیج بنگال میں رہزنی پر یورش کر کے جہازات کو بہت نقصان پہنچا دیا ہے ۱۰ ۔ اور ۱۴ ستمبر کے درمیان اس نے مندرجہ ذیل جہازوں کو ڈبو دیا ۔ انڈس ۔ لووات ۔ کلن ۔ ڈپلومیٹ ٹرابوس ۔ جہاز کابنگا بھی جو پورا لدا ہوا مصنوعات تجارہ امریکہ کو تجارتی مال لے جا رہا تھا ۔ ۱۲ ستمبر کو پکڑ لیا گیا ۔ ۱۴ ستمبر کو ماخوذہ جہازات کے تمام جہازیوں کو کابنگا پر سوار کر کے جہاز مذکور کو چھوڑ دیا گیا ۔ وہ سینڈ ہیڈ پہنچ گئے ہیں ۔ اور بخیریت کل کلکتہ پہنچ جائیں گے ۔ ایمڈن ایک بالکل چھوٹا سا مسلح کروزر ہے ۔ جو کلکتہ آنے یا تعاقب کرنے والے انگریزی کروزروں کا مقابلہ کرنے کی ہرگز سکت نہیں رکھتا ۔ فرنچ اور انگریزی بیڑوں کے جنگی جہاز کچھ عرصہ سے سٹریٹس کی جانب اس کی تلاش کر رہے تھے ۔ اور اب بسرگرمی اس کی کھوج دیئے چلے آتے ہیں ۔ جہاز ڈپلومیٹ کا وزن ۷½ ہزار ٹن تھا اور ۲۳ ہزار صندوق چاء کے لیکر ۱۱ ستمبر کو کلکتہ سے لنڈن کی طرف روانہ ہوا تھا ۔ انڈس کا وزن ۵ ہزار ٹن تھا ۔ کلن اور ٹرابوس کوئلے لے جانیوالے جہاز تھے ۔ جس یونانی جہاز کو ایمڈن ملا ۔ اس کا نام پونٹوپورس معلوم ہوا ہے ۔ جو کلکتہ سے کوئلے لیکر کراچی گیا تھا ۔

## ۲۶ گوروں نے ۳۵۰۰ جرمن بھگا دیئے

معرکہ مونس میں مونس کے خالی کر دیئے جانے کے بعد انگریزی رجمنٹ نورٹھمبرلینڈ فوزیلیرز کے ۲۶ سپاہی موضع گوڈگنار کے اوپر ایک خندق میں مامور تھے ۔ [illegible] ۲ توپیں انہوں نے سوراخوں کے پیچھے چھپا دیں ۔ جب جرمن نمودار ہوئے ۔ تو گوروں نے توپوں کے دہانے کھولنے شروع کئے ۔ اور جرمن بھیڑوں کی طرح بھاگنے شروع ہو گئے ۔ بقیۃ السیف جب ہزیمت کے پہاڑی پر پہنچے ۔ تو جرمن غائب تھے ۔ اور توپیں ٹوٹی پڑی تھیں ۔

**جنازہ غائب ۔** حافظ محمد اسحٰق صاحب بھیروی حال وارد حیدرآباد دکن کی ہمشیرہ کا ہم نے جنازہ غائب پڑھ دیں ۔ مرحومہ مخلصہ احمدی تھی ۔

# دہریوں سے مباحثہ کا طریق

اس وقت بہت سے مذاہب ہیں جن کو اپنی سچائی اور صداقت کا دعویٰ ہے۔ اور وہ اپنے پاس الہامی کتابیں رکھنے کے بھی مدعی ہیں۔ لیکن تجربہ اور مشاہدے نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ قرآن شریف کے علاوہ باقی جسقدر بھی کتابوں کو الہامی کہا جاتا ہے۔ وہ تمدنی۔ معاشرتی اور روحانی پہلوؤں میں سے کسی نہ کسی پہلو میں انسان کی راہ نمائی کرنے سے قاصر رہ جاتی ہیں۔ اگر انجیل یہ ناقابل العمل حکم دیتی ہے۔ کہ اگر تمہاری داہنی گال پر کوئی طمانچہ مارے۔ تو بائیں بھی اس کی طرف پھیر دو۔ تو توریت جذبات انسانی کو حد سے زیادہ برانگیختہ کر کے انتہائی انتقام کا وعظ کرتی ہے۔ اسی طرح اور دوسری کتابیں ہیں۔ جو یا تو بعض معاملات میں بالکل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ یا اگر بیان کرتی ہیں۔ تو مشکلات میں ڈال دیتی ہیں۔ اگر کوئی کتاب انسان کے تمام حالات اور ضروریات پر روشنی ڈالتی ہے۔ اور اس کو تمام مشکلات تمام واقعات اور تمام مقابلوں میں مدد دیکر کامیاب کرتی ہے۔ تو وہ صرف قرآن شریف ہی ہے۔ کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔ جو انسان کو پیش آئے۔ اور اس کے متعلق قرآن شریف کا حکم موجود نہ ہو کوئی ایسا اصل نہیں۔ جو انسانی زندگی کے لئے مفید ہو۔ اور اس کو قرآن شریف نے بیان نہ کیا ہو۔ اور کوئی ایسی بات نہیں۔ جسکی لوگوں کو ضرورت پیش آئے۔ اور وہ قرآن شریف سے نہ مل سکتی ہو۔ اس لئے یہی کتاب اس قابل ہے۔ کہ صحیح اور درست معنوں میں الہامی کہلائے ؛

ہم مثال کے طور پر اس جگہ مختصر طور پر قرآن شریف کے ان دلائل اور براہین کا ذکر کرتے ہیں۔ جو دہریوں کے اعتقادات کی تردید میں اس نے دیئے ہیں ؛

اکثر لوگ جن کو دہریوں سے بات چیت کرنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ وہ غلطی سے یہ سمجھ کر کہ دہریئے خدا تعالیٰ کے صانع ہونے کے منکر ہیں۔ ایسے دلائل دینے شروع کر دیتے ہیں۔ جو صانع کے وجود پر دال ہوتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے اور دہریوں سے بات چیت کی جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ایسا کوئی دہریہ نہیں ہوتا۔ جو صانع کا منکر ہو دہریوں کے فرقوں میں سے سب سے بڑے ہوئے دہریئے سوفسطائی فرقہ کے لوگ ہیں۔ کیونکہ یہ جیسے خالق کے منکر ہیں۔ ویسے ہی مخلوق کے بھی منکر ہیں۔ ان کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ جو کچھ بھی ہمیں دنیا میں نظر آتا ہے۔ یہ ہمارا خیال ہی خیال ہے۔ ورنہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں۔ انسان جو کچھ رنج وراحت۔ آرام و آسائش۔ سردی و گرمی محسوس کرتا ہے۔ یہ اس کا خیال ہی ہوتا ہے۔ ہمارے پرانے فلسفیوں نے انہی اعتراضوں سے تنگ آکر ان کا یہ جواب دیا ہے کہ ایسے لوگوں کو آگ میں جلانا چاہیئے۔ جب ان کو تکلیف ہوگی۔ اور آہ وزاری کریں گے۔ اور بھاگنے کی کوشش کریں گے۔ تو اسوقت ہم انہیں کہیں گے۔ کہ تم خیال کیوں نہیں کر لیتے۔ کہ یہ آرام اور خوشی کا وقت ہے۔ کیوں روتے اور چلاتے ہو۔ لیکن یہ جواب پیچھا چھڑانے کیلئے دیا گیا ہے۔ دراصل سوفسطائی بھی صانع کے منکر نہیں ہوتے۔ اور وہ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ کہ الخیال خلاق جسطرح کی وہ مخلوق کہتے ہیں۔ اسی طرح کا خالق مانتے ہیں ان کے نزدیک چونکہ مخلوق خیال ہی خیال ہے۔ اس لئے خیال کو ہی وہ خالق کہتے ہیں۔ ایسی دہریئے خالق اور صانع کی ہستی کے منکر نہیں ہوتے۔ بلکہ خالقیت اور صناعیت کی صفات کا انکار کرتے ہیں۔ ان کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ ہر ایک چیز اپنے اندر ایک اثر رکھتی ہے۔ اور ایک دوسری کے اثرات کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً زمین میں یہ اثر ہے۔ کہ گھاس اگائے۔ رحم میں یہ طاقت ہے۔ کہ بچہ پیدا ہو۔ پس جب ان طاقتوں اور اثرات کے مجموعہ کو ایک دفعہ ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ تو یہی خدا یہی خالق اور یہی صانع ہے۔ جو گروہ آسمان کے تاثرات کی وجہ سے چیزوں کی پیدائش مانتا ہے غرضکہ ہر ایک دہریہ ضرور کسی نہ کسی صانع کا قائل ہوتا ہے۔ اس لئے کسی دہریہ سے اس کو صانع یا خالق کا منکر سمجھ کر گفتگو اور مباحثہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ مباحثہ کا طریق یہ ہونا چاہیئے۔ کہ سب سے پہلا سوال جو کسی دہریہ پر کیا جائے۔ وہ یہ ہو۔ کہ تم دنیا کا صانع کس کو مانتے ہو۔ اس کے جواب میں وہ ضرور کوئی ایسی چیز بتلائے گا۔ جس کو وہ صانع مانتا ہے۔ پھر جب وہ یہ جواب دے چکے۔ تو دوسرا سوال اس پر یہ کرنا چاہیئے۔ کہ تمہارے نزدیک ایک صانع کو کن کن صفات سے متصف ہونا چاہیئے۔ اس کا جواب دینے پر پھر مباحثہ کا سلسلہ اوصاف کے متعلق شروع کرنا چاہیئے۔ کوئی دہریہ کبھی اپنے مفروضہ صانع میں ان اوصاف کو ثابت نہیں کر سکیگا جن کا ہونا خالق میں نہایت ضروری ہے۔ مثلاً صانع اور خالق وہ ہستی ہو سکتی ہے۔ جو گذشتہ حالات جانتی ہو۔ آئندہ کے واقعات سے واقف ہو اور موجودہ حالات پر نظر رکھتی ہو۔ لیکن جسکا علم ناقص ہو وہ کبھی خالق نہیں ہو سکتی۔ مثلاً رحم ایک ایسی چیز ہے۔ جو نہیں جانتی۔ کہ بچے کے لئے کیا بات مفید ہے۔ اور کیا غیر مفید۔ کسطرح یہ آرام حاصل کر سکتا ہے۔ اور کسطرح دکھوں اور مصیبتوں سے نجات پا سکتا ہے۔ اس لئے یہ کبھی خالقیت کا جامہ نہیں پہن سکتی۔ کیونکہ اس کا علم ناقص ہے۔ بلکہ علم ہے ہی نہیں۔ تو ہم ان تین صفات سے ہر ایک اس صانع کو جو دہریہ پیش کرے۔ باطل ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ اول جو ہستی قادر مطلق نہیں۔ وہ صانع نہیں ہو سکتی دوم جو عالم الغیب نہیں۔ وہ صانع نہیں ہو سکتی۔ سوم جو حکیم نہیں۔ وہ بھی صانع نہیں ہو سکتی۔ رحم کے ذریعہ سے انسان پیدا ہوتا ہے۔ لیکن رحم کبھی صانع نہیں ہو سکتا کیونکہ انسان کو پیدا ہونے کے بعد زمین۔ پانی۔ ہوا۔ چاند۔ سورج وغیرہ اشیاء کی ضرورت ہے۔ اور ان کے پیدا کرنے کی طاقت رحم میں ہرگز نہیں ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ رحم قادر مطلق نہیں۔ پھر اسی طرح رحم کو انسان کی آئندہ ضروریات اور واقعات کا علم نہیں۔ اس لئے وہ علیم نہیں ہے۔ پھر رحم اشیاء کے آپس کے تعلقات کی خبر نہیں رکھتا۔ اس لئے حکیم نہیں ہے۔ ان صفات کے نہ ہونے کی وجہ سے رحم صانع نہیں ہو سکتا۔ دہریہ سے بحث کرنے کا یہ بہت آسان طریق ہے۔ کہ جب وہ کسی صانع کو معین کریگا۔ تو ان صفات کی وجہ سے ہر ایک صانع کی نفی ہو جائیگی اور صرف خدا تعالیٰ کی ہستی باقی رہے گی ؛

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں زمین اور آسمان کی پیدائش۔ ہواؤں کے چلنے۔ بارشوں کے برسنے اور اسی طرح کی اور چیزوں سے تمام صفات کے ساتھ خالق اور صانع ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن عام طور پر جب لوگ دہریوں سے بات چیت کرتے ہیں۔ تو ان اشیاء کی پیدائش

کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان کے نفس کو پیش نہیں کیا۔ بلکہ ان کے آپس کے تعلقات۔ ربط اور نظم کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنهار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتها وبث فیها من کل دابۃ وتصریف الریح والسحاب المسخر بین السماء والارض لاٰیٰت لقوم یعقلون۔ اگر زمین اور آسمان خود بخود پیدا ہو گئے ہیں۔ یا خدا تعالیٰ کے سوا کسی ایسی ہستی نے بنائے ہیں۔ جو کہ نہ قادر مطلق ہے۔ نہ عالم الغیب ہے۔ اور نہ حکیم ہے۔ تو ان کا آپس میں جو ربط اور تعلق ہے۔ اس میں کبھی فرق کیوں نہیں آجاتا۔ ان میں خرابی تغیر و تبدل کا نہ ہونا اور ان کے انتظام کا نہ بدلنا اور ایک ہی طریق پر ہمیشہ سے چلے آنا اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ کوئی ایسی ذات ضرور ہے۔ جو قادر مطلق۔ حکیم۔ اور عالم الغیب ہے۔ ملاوٹ زمین کی حرکت سے محفوظ ہیں۔ تو زمین کا گھومنا۔ چاند۔ سورج کا تعلق۔ ستاروں کا ایک دوسرے سے ربط یہ بتا رہا ہے کہ غیر قادر مطلق اور غیر عالم ہستی کبھی ایسا نہیں کر سکتی اس سے معلوم ہوا۔ کہ ضرور ایک قادر مطلق ہستی ہے۔ جس نے اس طرح کیا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سمندروں اور دریاؤں میں جہاز اور کشتیاں چلتی ہیں۔ لیکن اگر ہوا ہمیشہ ایک طرف کی ہی رہتی۔ اور کوئی ایسی ہستی نہ ہوتی جس کے اختیار میں ہوا کو ہر طرف اپنی مرضی کے مطابق چلانا ہوتا تو دوسری طرف کشتیاں کس طرح چلتیں۔ اور اگر یہ طاقت نہ ہوتی کہ دریا چیر کر کشتیاں چل سکتیں۔ تو کس طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتیں۔ اور ادھر کی چیزیں ادھر پہنچا دیتیں۔ پھر بارش کو دیکھو۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس کی ترکیب کو کس طرح رکھا ہے۔ کہ جب زمین کو ضرورت ہوتی ہے۔ تو کس طرح پانی کے ذرات ہی بخارات بن کر اوپر چڑھتے ہیں۔ پہلے وہ لطیف بخارات ہوتے ہیں۔ لیکن اوپر جا کر ان میں انجماد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بادل بن جاتا ہے۔ اور مصفا پانی بن کر زمین پر واپس آجاتا ہے۔ یہ دور ہمیشہ سے جاری ہے۔ اگر خدا حکیم اور قادر مطلق نہیں۔ تو یہ سلسلہ کس طرح چل رہا ہے۔ پھر دیکھو کہ یہ بادل جو زمین پر اس قدر پانی گراتے ہیں۔ کہ جس کا وزن ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ جو اس قدر وزن کو اٹھاتے ہوئے پھرتے ہیں۔ اگر کسی حکیم ہستی کا فعل نہ ہو۔ تو اتنا وزن کس طرح اوپر اٹھا رہ سکتا ہے۔ ضرور نیچے گر پڑتا۔ اور تمام دنیا کو تباہ کر دیتا تو کیا یہ نشانات دیکھتے ہوئے بھی کوئی اس بات سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا بھی کوئی خالق اور صانع ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ۔

## اب وقت ہے اللہ تعالیٰ کی تقدیس و حمد ہو

الحمد للہ اب وہ وقت آ پہنچا ہے۔ اور وہ دن نزدیک ہیں کہ اسلام لوگوں کے دلوں میں گھر کر جاوے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و تقدیس دنیا میں پھیل جاوے۔ ہماری سرکار سرور کائنات کی شان تمام عالم پر ظاہر ہو۔ اور حضرۃ آقا مسیح آخر زمان کا بابرکت نام تمام دنیا کے کناروں تک شہرت پائے۔ (خدا وہ دن جلد لائے) یہ ایک صداقت ہی جو آج سے ۱۳ سو برس پہلے کسی پاک وجود اور عظیم الشان انسان کے منہ سے نکلی۔ جس کی سریلی گونج نے دنیا کے ہر کونہ اور ہر گوشہ کو بھر دیا۔ اور جو عرش کی چوٹی سے ٹکرا کر پھر زمین پر اتری۔ اور یہ اسی کا ترانہ ہے۔ جو اب احمدی قوم میں موجزن ہے۔ یہ اسی کی لہر ہے جس نے ایک وحدت کی روح پھونک دی۔ ہاں یہ وہی ستون ہے۔ جس نے اسلام کی گرتی ہوئی چھت کو تھام لیا۔ یہ اسی کا ظہور ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے قانون اور شریعت کو از سر نو تازہ کر دیا۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ لوگ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عشق کی آگ مردان خدا میں لگا دی ہے۔ بعض روحیں پیدا ہو گئی ہیں۔ جنہیں خلق خدا کی بہبودی اور اپنی بہتری مقصود ہے۔

پے در پے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ کہ فلاں جگہ کوئی واعظ بھیجو۔ اور فلاں مقام پر کسی مدرس کی ضرورت ہے۔ جو قرآن کریم کا درس دیا کرے۔ یہ ایک درد تھا۔ جس نے یہ اثر پیدا کیا۔ یہ ایک تڑپ تھی جو عرش تک پہنچی۔ اور قوم کو اپنی اصلاح کی طرف پھیر دیا۔ ہاں یہ وہی آہ تھی۔ جو اس کلام کی مصداق ہے؎

میری آہ پہنچی جو بر فلک تو یہ سن کے کہنے لگے ملک
کہ صد آفریں تری آہ پر۔ تو نے عرش کو بھی ہلا دیا

سو اس قوم کے افراد پر زمین و آسمان پر مقرر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت قائم ہو۔ اس کی حمد و ثنا کی گونج سے کرۂ ہوائی بھر جائے۔ پس جو اپنے تئیں اس قابل پاتے ہیں کہ ان خدمات کو بجا لائیں۔ اور اس طرح کہ اپنے آسائش و آرام قربان کر سکیں۔ تو چاہیئے۔ کہ ایسے وجود اپنے مفصل پتہ سے مطلع کریں۔ تاکہ ان کی فہرست دفتر میں محفوظ رہے اور ضرورت کے وقت حضرت فضل عمر ایدہ اللہ انتخاب فرما کر ان کو ان خدمات پر تعین فرماویں۔



**نو مبایعین**

سماۃ کریم بی بی معرفت غلام سرور صاحب علی آباد۔ مولوی نعیم الدین صاحب بھکاؤں۔ ضلع بھاگلپور۔ اہلیہ صاحبہ محمد عبد اللہ خیاط۔ گوجرانوالہ۔ اللہ داد صاحب و نظام الدین صاحب بیبے نالی۔ ضلع گورداسپور۔ والدہ صاحبہ چوہدری نظام الدین صاحب چک نمبر ۱۳۳ سرگودھا۔ والدہ صاحبہ مرزا معظم بیگ صاحب مرحوم ساکن بکا۔ قیم الدین صاحب زمیندار۔ ڈھنی ڈیپو۔ لائلپور۔ پوسٹ آفس کوٹ رام چند۔

# دعوت الی الخیر

## ولایت میں تبلیغ اسلام

### چوہدری فتح محمد صاحب کا خط

### لوکسٹن میں لیکچر اور اسکی قبولیت

اب وہ وقت قریب ہے۔ کہ حضرت صاحب کی تحریر دلپذیر پھیلے اور حضور کا رؤیا پورا ہو (ایڈیٹر)

سیدنا وامامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوکسٹن میں لوگوں پر میرے لیکچر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ ایک دہریہ بھی موجود تھا۔ اس نے کہا۔ تمہارا لیکچر سنکر میرے خیال میں بہت تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اور دوسرے دن میرے مکان پر شکریہ ادا کرنے کے لئے آیا۔ مسٹر ہولڈن اور مسٹر [illegible] اسلام میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ہر طرح سے میری مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ کہ انگریز مصنفوں کی تحریرات جو اسلام کی تائید میں ہیں۔ ایک جگہ جمع کی جائیں۔ میرے خیال میں یہ نہایت اچھی تجویز ہے۔ اور ان لوگوں نے اس کام میں میری مدد کا وعدہ کیا ہے۔

میں غالباً پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ حضور لورپول کے معاملہ کے متعلق اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ غالباً ۱۵۔ اگست کے بعد میں لورپول جاؤنگا۔ پھر اصل حالات کے متعلق حضور کی خدمت میں عرض کر سکونگا۔ سیرالیون کے متعلق مولوی محمد [illegible] سے ذکر ہوا تھا۔ اس نے ہر طرح سے مدد کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ حضور مولوی شیر علی صاحب سے عرض کریں۔ کہ وہ اس سے براہ راست خط و کتابت کریں۔ یہ آسان اور بہتر طریق ہے۔ اور یہ دنیادار لوگ ہیں۔ وہ خوش بھی ہو جائیگا۔ اس بات سے کہ میں ایک انجمن کے سکرٹری سے خط و کتابت کر رہا ہوں جو کچھ میرے پاس ہے۔ اس بنا پر میرا ارادہ ہے۔ کہ لائبریری کا کام شروع کر دوں۔ کیونکہ یہ طرز نہایت مفید معلوم ہوتی ہے۔ ابتک ۱۱ آدمیوں کے قریب میرے ذریعہ سے Teachings of Islam پڑھ چکے ہیں۔ اگر میرے پاس بیس کتابوں کی بیس بیس جلدیں ہوں۔ تو قریباً ۴۰۰ آدمیوں کو میں ہر وقت اسلامی لٹریچر کے مطالعہ میں مشغول رکھ سکتا ہوں۔ ان لوگوں کے ساتھ زبانی گفتگو یا لیکچروں میں بہت سی مشکلات ہیں۔ لیکن کتابیں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ ان کی اس عادت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے Message of Peace اور بلقان کی پیشگوئی کی چند کاپیوں کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ سردست یہ ارسال فرمادی جاویں۔ تو بہت مفید ہو سکتی ہیں۔

میں نے اخبار لائٹ Light میں مضمون بھیجا تھا۔ انہوں نے شائع بھی کر دیا تھا لیکن الفضل میں اس کا ذکر نہیں ہوا۔ اس سے یہ خیال ہوا ہے۔ کہ شائد مضمون والا خط حضور تک پہنچا ہی نہیں۔ لنڈن میں ایک اخبار (کرسچن کامن ویلتھ) Christian commonwealth نام کے ایڈیٹر نے مجھے ملاقات کے لئے بلایا ہے اور کہا ہے۔ کہ ملاقات کے وقت جو گفتگو ہوگی۔ اخبار میں شائع کی جائیگی۔ آئندہ جمعرات کے دن میں نے اس سے ملنے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ بات بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہایت مفید ہوگی۔ ہزارہا لوگوں تک حضرت صاحب کے خیالات اور آمد کی تبلیغ ہو جائیگی۔ اس سے حضور دعا کے بعد جو حکم فرمائیں۔ اس کے مطابق عمل کیا جائیگا۔

(فتح محمد سیال)

## سات آٹھ سو برس کی ایک لاش

جہانگیر کی تاریخ میں یہ بات درج ہے۔ کہ موضع بالیاں سرحد کابل میں ایک لاش مدفون ہونے کی خبر ملی جس کی نسبت مشہور تھا کہ اس کے اعضاء بالکل صحیح و سالم ہیں۔ بادشاہ نے اپنے معتمد خان کو تفتیش حالات و معائنہ [illegible] کے لئے بھیجا۔ واپس آکر اس نے رپورٹ کی۔ کہ پہاڑ میں ڈھائی گز کی بلندی پر ایک دالان کوئی تین گز لمبا ڈیڑھ گز چوڑا۔ اس کے اندر چار گز کا مربع حجرہ ہے۔ اس میں ایک قبر ہے۔ اور قبر میں تابوت جو اعضاء زمین سے سٹے تھے۔ وہ بوسیدہ تھے۔ ناک اور نتھنے درست۔ آنکھیں کھلی ہوئیں۔ دو دانت بھی سامنے کے ہونٹوں کے اندر دکھائی دے رہے تھے۔ سر کے ایکطرف کچھ بال تھے۔ باقی جھڑ چکے تھے۔ ناخن بدستور موجود تھے۔ چمڑا سوکھ کر ہڈیوں کے ساتھ لگ گیا تھا۔ ایک معمر دہقانی نے بیان کیا۔ کہ کئی سو سال کی یہ لاش ہے۔ ممکن ہے۔ کہ سات آٹھ سو سال ہی کی ہو۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اکثر آب و باد کی بناوٹ اور اس ملک کی آب وہوا اور زمین کی مٹی ایسی ہوتی ہے۔ کہ اس میں جسم دیر تک محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ہماری جانب اکثر لوگوں کی نسبت مشہور ہے۔ کہ ان کا جسم قبر میں بالکل سلامت ہے۔ انہی باتوں کے کرامت ہونے پر زور دیکر جہال کی توجہ کو کھینچا جاتا ہے۔ اور ہوشیار آدمی اپنی آمد کا ذریعہ نکال لیتے ہیں۔ صرف اس جسم کے سلامت رہنے میں کیا خوبی ہے۔ روح اور اس کے ساتھ اعمالی جسم۔ جو عالم برزخ میں ہے۔ اسکی بابت میں فکر ہونی چاہیئے۔ کہ وہ عذاب سے سلامت رہے اور جنات النعیم میں ہو۔ ورنہ سب ہیچ ہے۔ اور یہ سلامتی موقوف ہے۔ حسن اعمال پر اور اعمال حسنہ مبنی ہیں عقائد صحیحہ پر۔ اول عقیدے کو صحیح کیا جائے۔ جو بمنزلہ بیج کے ہے پھر اس میں نیک اعمال کا پانی دیا جائے۔ تو یہ کھیتی سرسبز ہو۔ اور یہی مومن کا جنت ہے۔ کیونکہ جنت مومن کے اپنے اعمال کے اظلال و آثار کا نام ہے۔ مثلاً مرشدنا کا ارشاد بھی یہی ہے۔ انسان اپنی عاقبت کی فکر کرے۔ کہ دنیا روزے چند۔ عاقبت کار با خداوند۔ وہاں یہ نہیں پوچھا جائیگا۔ کہ تمہارا خاکی جسم قبر میں سلامت رہا۔ وہاں تو یہ پوچھا جائیگا۔ کہ تمہارا قلب سلیم ہے۔ یا آلائش دنیا سے ملوث۔ اگر خدا نخواستہ گناہ کی آلودگی ہے۔ تو استغفار سے خود ہی آئینہ دل کو صیقل کر لو۔ ورنہ ایسی گندگیوں کو جلانے کے لئے جہنم کی آگ ہے۔ اعاذنا اللہ منہا و ایاکم۔

---

خریداران الفضل خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف (مینیجر)